
135

آیت نمر 161

آیات نمبر 161 تا 165 میں رسول اللہ ﷺ کو ملت ابراہیمی کی پیروی کرنے اور کفار کو یہ بتانے کی تلقین کہ میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور موت سب اللہ ہی کے لئے ہے ۔ روز قیامت کوئی کسی دوسرے کے گناہوں کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ بالآخر سب کو اللہ ہی کی طرف واپس لوٹ کر جانا ہے ۔ اللہ ہی نے آزمائش کے لئے بعض لوگوں کو دوسروں کے مقابلہ میں دنیاوی درجات میں فوقیت عطا کی ہے۔

قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۚ۬ آپ فرما دیجئے کہ یقیناً میرے رب نے مجھے سیدھا راستہ دکھا دیا ہے دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٦١﴾ یہ صحیح اور مستحکم دین کا راستہ تو صرف ابراہیم علیہ السلام کا طریقہ ہی ہے جو صرف اللہ کی طرف یکسو تھے اور وہ ہرگز شرک کرنے والوں میں سے نہ تھے قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦٢﴾ۙ اے پیغمبر (ﷺ)! آپ فرما دیجئے کہ بے شک میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور میرا مرنا سب کچھ اللہ رب العالمین کے لیے ہے لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿١٦٣﴾ اس کا کوئی شریک نہیں، مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلے اللہ کا فرمانبردار بنتا ہوں قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ۭ آپ فرما دیجئے کہ کیا میں اللہ کے سوا کوئی دوسرا رب تلاش کروں حالانکہ وہی ہر شے کا رب ہے وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا ۚ اور ہر شخص جو بھی گناہ کرتا ہے اس کا وبال اسی پر ہوتا

وَ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ اور کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کے گناہوں کا بوجھ نہیں اٹھائے گا ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ بالآخر تم سب کو اپنے رب ہی کی طرف لوٹ کر واپس جانا ہے پھر وہ تمہیں ان باتوں کی حقیقت سے آگاہ فرمادے گا جن میں تم اختلاف کیا کرتے تھے وَ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَ رَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ ؕ اور وہ اللہ ہی ہے جس نے تمہیں زمین میں اپنا نائب بنایا اور بعض لوگوں کو دوسروں کے مقابلہ میں دنیاوی درجات میں فوقیت عطا کی تاکہ وہ ان چیزوں میں تمہیں آزمائے جو اس نے تمہیں عطا کی ہیں یہ زندگی امتحان ہے جہاں ہر شخص کو مال و اولاد کی شکل میں کچھ وسائل اور اپنے اعمال کے بارے میں فیصلہ کرنے کا اختیار بخش دیا ہے کہ نیکی یا بدی کا راستہ اختیار کر سکتا ہے۔ اس اختیار ہی کی وجہ سے اس سے باز پرس ہو گی۔ دنیا کے درجات اللہ کی طرف سے ہیں اور ان کا مقصد امتحان ہے لیکن جنت کے درجات جو ہمیشہ ہمیشہ باقی رہیں گے ان کا انحصار انسان کے اعمال پر ہو گا جیسا کہ آیت نمبر 132 میں گزر چکا ہے اِنَّ رَبَّكَ سَرِيْعُ الْعِقَابِ ۖ وَ اِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۶۵﴾ ع بلاشبہ آپ کا پروردگار سزا دینے میں دیر نہیں لگاتا اور بلاشبہ وہ بہت درگزر کرنے والا اور ہر وقت رحم فرمانے والا بھی ہے رکوع [۲۰]